57

قادیان ۲۱ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ساڑھے دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو سر درد اور نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

جلد ۳۱ | ۲۲ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش | ۱۵ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۲ ھ | ۲۲ ماہ جنوری ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۹

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۵ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ

جماعت احمدیہ اور پنجاب گورنمنٹ میں اختلاف پیدا کرنیکی ناپاک سعی

غیر محتاط اخبار نویسی کی افسوسناک مثال

ملک خضر حیات خاں صاحب کے وزارت عظمیٰ پر سرفراز ہونے کے بعد چھٹے وزیر اور پارلیمنٹری سیکرٹریوں کے تقرر کے بارہ میں اخبارات میں روزانہ جو خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ وہ اس امر کا اندازہ کرنے کے لئے بہت کافی ہیں۔ کہ ان عہدوں کے لئے اندر ہی اندر کیسی کشمکش اور رسہ کشی ہو رہی ہے۔ اور چونکہ یہ کیفیت یونینسٹ پارٹی میں انتشار اور تزلزل کا موجب ہو کر صوبہ کی سیاسیات میں انجمن اور مسلمانوں کی پوزیشن کی کمزوری پر منتج ہو سکتی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے محض اہل وطن کی ہمدردی اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے پیش نظر۔ "ممبران پنجاب اسمبلی کو ایک مخلصانہ مشورہ" دیا تھا کہ وہ اس موقعہ پر ایثار سے کام لیں۔ اور ذاتی مفاد پر قومی اور ملکی مفاد کو مقدم کرتے ہوئے ان عہدوں کے لئے موزوں آدمیوں کا انتخاب کلیۃً وزیر اعظم پر چھوڑ دیں۔ وہ جسے کام کے لئے مفید سمجھیں چن لیں۔ ہاں اگر تجربہ کے بعد ان کا منتخب شدہ کوئی آدمی کامیاب ثابت نہ ہو۔ تو پارٹی میں اس ممبر کے خلاف قرارداد پیش کر کے اسے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ سر سکندر حیات خاں کی وفات کے بعد پنجاب کی سیاسی فضا میں زبردست تموج اور اس سے صوبہ کے امن و امان کے لئے خطرات کی پیدائش کے پیش نظر صوبہ میں ایک مضبوط حکومت کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے اپنی اس رائے کا بھی اظہار فرمایا تھا۔ کہ میرا خیال تھا۔ کہ اگر اس موقعہ پر سر فیروز خاں نون کو پنجاب بلوایا جاتا۔ تو زیادہ بہتر ہوتا۔ مگر اب کہ ملک معظم کے نمائندہ کی طرف سے ملک خضر حیات خاں کے سپرد یہ کام کیا جا چکا ہے۔ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون ہونا چاہیئے۔ اور ممبروں میں اتحاد کی فضا پیدا کرنے کی غرض سے حضور نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ پنجاب میں تیس کے قریب نشستیں ایسی ہیں۔ کہ اگر جماعت احمدیہ وہاں کسی امیدوار کا مقابلہ کرے تو اس کی کامیابی مشکوک ہو جائے گی۔ اور اگر وہ کامیاب ہو بھی۔ تو ہزاروں روپیہ خرچ کرنے کے بعد ہو سکیگا اور اس موقعہ پر جس ممبر نے بھی اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کی۔ خواہ بعد میں وہ یونینسٹ پارٹی کے ساتھ ہی کیوں نہ شامل ہو چکا ہو۔ آئندہ انتخاب کے موقعہ پر جماعت احمدیہ ایسے ممبر کی ضرور مخالفت کریگی۔

یہ مضمون جیسا کہ امید تھی مسلمانوں کے سنجیدہ طبقہ میں بہت پسند کیا گیا۔ اور حضور کے ان جذبات کو قابل قدر سمجھا گیا۔ لیکن بعض اخباروں نے اس کے متعلق رائے زنی کرتے ہوئے انتہائی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ یہ مضمون اخبار "الفضل" میں نمایاں جگہ پر شائع ہوا۔ اور بعض اخباروں نے باوجود اس کے کہ "الفضل" ان کے ہاں جاتا ہے۔ اس کے متعلق ایسی غلط باتیں درج کر دی ہیں۔ جو دیانتدار اخبار نویس کی شان سے بہت بعید ہونی چاہئیں۔ "شہباز" (۲۰ جنوری) رقمطراز ہے۔ کہ:

"خلیفہ صاحب کو شکایت ہے۔ کہ گورنر پنجاب نے لفٹننٹ کرنل خضر حیات خاں کو وزیر اعظم کیوں بنا دیا"

پھر لکھا ہے۔ کہ "مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان نے ایک تقریر میں لفٹننٹ کرنل ملک خضر حیات خاں کے وزیر اعظم بنائے جانے کی مخالفت کرتے ہوئے یہ دھمکی دی ہے۔ کہ چھٹی وزارت اور سیکرٹریوں کے عہدوں کے لئے جو لوگ تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان پر واضح رہے۔ کہ گو مرزائی جماعت نہایت قلیل جماعت ہے۔ تاہم وہ اگلے انتخابات میں سخت مقابلہ کرے گی۔ اور کم سے کم تین نشستوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکے گی"

پھر اسی خود ساختہ بات پر نہایت ہی بھونڈے اور سوقیانہ انداز میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "گویا مرزائی صاحبان تین نشستیں حاصل کر کے تیس مار خاں بن جائیں گے"۔ اس اخبار نے یہ غلط فہمی پیدا کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ کہ گویا حضور کے نزدیک گورنر پنجاب کو وزیر اعظم کے انتخاب کا اختیار نہ تھا۔ اور ۲۱ جنوری کے پرچہ میں شرافت و سنجیدگی کو بالائے طاق رکھ کر ایک کارٹون بنایا ہے جس میں ملک خضر حیات خاں صاحب کو "آتشی شیشہ" سے مخالفت کے جراثیم کی تلاش کرتے دکھایا گیا ہے۔ اور مخالفوں میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ایک اخبار کو دکھایا ہے۔ اور نیچے لکھا ہے۔ "گورنر پنجاب نے میجر خضر حیات خاں کو کیوں وزیر اعظم بنایا؟" اور یہ کہ "ہم آئندہ تین نشستوں کے لئے انتخاب لڑیں گے" وغیرہ وغیرہ۔

اسی قسم کی غیر ذمہ داری کا ثبوت "مسافر احسان" نے دیا ہے۔ جس کے متعلق ہمیں بتایا گیا تھا۔ کہ وہ اب پہلے سے زیادہ سنجیدہ ہو چکا ہے۔ اس نے بھی ایک شائع شدہ مضمون کے متعلق اسی قسم کی غلط بیانیوں کو اشاعت دے کر غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور "وہی تین نشستوں کے مقابلہ" کا قصہ بیان کرتے ہوئے اپنی ذہنیت کے مطابق اس سے نتیجہ یہ نکالا ہے۔ کہ "غالباً حضرت کے ارشاد کا مقصد یہ ہے۔ کہ چھٹے وزیر کے انتخاب میں ان کی رائے لی جائے"۔

ہم حق پسند اصحاب کی واقفیت کے لئے یہ عرض کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ یہ سب باتیں سراسر غلط اور بالکل بے بنیاد ہیں۔ نہ حضور ملک خضر حیات خاں کے وزیر بننے کے خلاف ہیں۔ اور نہ اس تقرر کی کوئی مخالفت حضور کی طرف سے کی گئی ہے۔ اسی طرح یہ بھی صحیح نہیں۔ کہ آپ کے نزدیک گورنر پنجاب کو وزیر اعظم مقرر کرنے کا کوئی اختیار نہ تھا۔ یہ بھی غلط ہے۔ کہ حضور وزیر کے انتخاب میں اپنی رائے کا دخل چاہتے ہیں۔ "جماعت احمدیہ تین نشستوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکے گی" بھی صریح جھوٹ ہے جو حضور کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور پھر یہ سب تبصرے جس علم کی بنا پر کئے گئے ہیں۔ اس کی حقیقت اس سے ظاہر ہو سکتی ہے۔ کہ اخبار میں شائع شدہ ایک مضمون کو "تقریر" بتایا گیا ہے۔ جو عظیم الشان مجمع میں کی گئی۔ جماعت احمدیہ اور حکومت کے مابین خواہ مخواہ مخالفت پیدا کرنے کی یہ ناپاک سعی ہے جو ان اخبارات نے کی ہے۔ اور عمداً تعصب یا جہالت کا شکار ہو کر ایک جگہ سے شائع شدہ مضمون کے متعلق اتنی غلط بیانیاں کر کے اخبار نویسی کی شان کو بٹہ لگایا ہے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسی خفیف حرکات سے جماعت احمدیہ کا تو کوئی نقصان نہیں۔ البتہ یہ ان کے اخلاق کے لئے مضر ہیں۔ اس لئے ان سے بچنا چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد فراہمی گندم کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

قادیان میں باوجود فصل پر کافی مقدار گندم خریدنے کے بعض لوگوں کو گندم نہ ملنے کی وقت پیش آرہی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ پر بعض دوستوں نے بتایا تھا۔ کہ ہم نے آپ کی تحریک پر ضرورت سے زیادہ گندم محفوظ کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ لائل پور۔ سرگودہا۔ راس ضلع نے پہلے بھی کافی گندم مہیا کی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء) منٹگمری۔ ملتان۔ شیخوپورہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء (نئی گندم نکلنے کے وقت) تک کے خرچ کے مطابق گندم رکھ کر باقی گندم کا اندازہ کر کے مجھے اطلاع دیں۔ اور قیمت کا بھی۔ نیز جو خرچ وہاں سے قادیان لانے کا ریل کا پڑتا ہو۔ تاکہ اگر خرچ مناسب ہو تو گندم کے منگوانے کا انتظام کیا جا سکے ؎

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے اطلانٹک چارٹر کی وضاحت

لنڈن سے ۱۹ جنوری کی رائٹر کی اطلاع اخبارات میں شائع ہوئی ہے کہ امریکہ میں حکومت ہند کے بحرالکاہل کانفرنس کے ڈیلی گیٹ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ کو ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ ان کے خیال کے مطابق تمام دنیا اطلانٹک چارٹر کا ساوی فائدہ اٹھائیگی اور کسی قوم کو دوسری قوم پر نسلی امتیاز حاصل نہ ہوگا۔ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مزید کہا کہ کانفرنس میں سیاسی۔ اقتصادی۔ تمدنی مسائل پر بحث ہوئی۔ اور کانفرنس میں شمولیت کرنے والے ہندوستان کے سیاسی مستقبل میں خوب دلچسپی لیتے تھے۔ کانفرنس نے اس امر کو اتفاق رائے سے منظور کیا۔ کہ جنگ کے بعد کسی ملک کو دیگر ممالک پر نسلی برتری حاصل نہ ہوگی۔ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ہندوستان میں خوراک کی قلت پر اظہار افسوس کیا۔

توسیع اشاعت رسالہ "فرقان"

کاغذ کی نایابی اور از حد گرانی کے باعث رسالہ "فرقان" کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ گزشتہ سال اس کا چندہ ایک روپیہ سالانہ تھا۔ اور اب ڈیڑھ روپیہ ہے۔ جو وہ بھی اخراجات کے بار عظیم کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ دراصل رسالہ چندہ خریداری سے نہیں۔ بلکہ اعانت معاونین سے چل رہا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رسالہ کے مفید کام کو سراہا ہے۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ اس کی توسیع اشاعت میں کوشاں ہوں اور

(۱) خود خریدار بنیں۔

(۲) دوسروں کو تحریک کریں۔

(۳) غیر مبائعین کے نام رسالہ جاری کرائیں۔

(۴) عطایا سے مالی اعانت فرمائیں۔

اس رسالہ کے مفید اشاعت کی وسعت کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ احمدیت کے حقیقی پیغام کو دنیا تک پہونچانے کے راستہ میں جو روکاوٹیں پیدا کی جارہی ہیں۔ وہ انشاء اللہ بہت حد تک دور ہو جائیں گی۔

پس احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ازراہ کرم مندرجہ بالا ذرائع سے "فرقان" کی توسیع اشاعت میں مساعی ہوں۔ غیر مبائعین کے نام پرچہ جاری کرانے کی ایک گزشتہ تحریک کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے اعانت موصول ہوئی تھی۔ افسوس ہے کہ پہلی فہرست میں ان کا ذکر نہیں ہو سکا ؎

(۱) پنڈت محمد عبداللہ صاحب قادیان دو خریدار (۲) اہلیہ محترمہ سید عبدالحی صاحب دو خریدار (۳) حفیظ بیگم صاحبہ آف منصوری دو خریدار۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ؎

مہتمم توسیع اشاعت رسالہ "فرقان" قادیان

غیر مبائع احباب سے ان کی نمازوں کے متعلق کچھ عرض

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے۔ اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟ پس یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۶)

غیر ہیں سب میتوں	اقتدا اُن کی حرام
گر نمازوں کا نہ خون	فافعلوا ما تؤمرون

نیک کام کے نیک فوائد

جس کام کے نتائج اچھے ہوں۔ اور واقعات انہیں مفید ثابت کر دیں۔ اس کے اچھا ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ خدام الاحمدیہ کی تحریک کو پانچ برس ہونے کو آئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس تحریک کے ضمن میں اراکین خدام الاحمدیہ کے لئے یہ ضروری قرار دیا تھا۔ کہ وہ اپنے ہاتھ اپنا کام کیا کریں۔ اور وہ کام جنہیں دنیا ذلیل سمجھتی ہے۔ انہیں رواج دیں۔ مثلاً چکی چلانا ٹوکری اٹھانا وغیرہ اپنے ہاتھ سے مشقت کا کام کرنا وقار عمل ہے۔ اور وقار عمل سے مراد یہ ہے۔ کہ ہمارے ہر کام میں ایک ایسا نمونہ وقار نظر آئے۔ جو ہمیں ہمارے غیر سے نمایاں طور پر ممتاز کر دے۔ اس کے ذریعہ صحیح اسلامی مساوات پیدا ہوتی ہے۔ ضرورت کے وقت ہاتھ پاؤں ہلانے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ غریب طبقہ کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں مصیبت زدہ مخلوق کی تکالیف کا صحیح احساس ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وقار عمل کے موقعہ پر اپنے پیارے امام کی اطاعت کا موقعہ میسر آتا ہے۔ جو ہمیں طمانیت قلب اور سکینت روح عطا کرتا ہے۔ پس وقار عمل کی عادت ڈالنے میں ہمارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ کو اپنا نصب العین ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اور وقار عمل کی حقیقی روح کو اراکین میں پیدا کرنا چاہیئے۔ (مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریک جدید سال نہم کے وعدے

جن جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے افراد کی طرف سے تحریک جدید سال نہم کے وعدے موصول نہیں ہوئے۔ ان کو دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کی طرف سے ایک یا دو ہی کی چٹھی ارسال کی گئی ہے۔ چونکہ ۳۱ جنوری جو آخری تاریخ ہے قریب آگئی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد بھی شائع ہو رہا ہے۔ اس لئے جن کے وعدے نہیں آئے فوری توجہ کر کے اپنے وعدے وقت کے اندر پہنچا دیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریریں

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب آج ۲۱ جنوری شام ۔۔ بجے پر ایک تقریر براڈکاسٹ کر رہے ہیں۔ جو لاہور ریڈیو سٹیشن سے بھی کی جا سکے گی۔ اعلان صرف انگریزی میں ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے تقریر انگریزی میں ہوگی۔ آنریبل چوہدری صاحب ۲۳ جنوری ۔۔ بجے شام کو بھی ایک تقریر بعنوان برطانیہ کر رہے ہیں۔ لاہور ریڈیو سٹیشن اگر اسے بھی ریلے کرنے کا انتظام کرے۔ تو سامعین ممنون ہوں گے۔ خاکسار [illegible] عفا اللہ عنہ)

درس الحدیث

غیر فانی نفع کے لئے عارضی نفع قربان کردینا دانشمندانہ طریق ہے

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

حدیث۔ عن ابو جہیم عبداللہ الانصاری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیراً لہ من ان یمر بین یدیہ قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوماً او شہراً او سنۃ"

ترجمہ۔ ابو جہیم عبداللہ انصاری صحابی سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر نمازی کے سامنے سے نکل جانے والا یہ جانتا ہوتا کہ اس کو کیا عذاب ہوگا۔ تو اسے چالیس تک کھڑا رہنا اس کے سامنے نکل جانے سے بہتر معلوم ہوتا۔ ابو نضر پچھلے سے پچھلے راوی کو یاد نہیں رہا کہ دوسرے راوی نے چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال کہے۔

تشریح۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں ہمارے لئے ایک بڑا سبق ہے۔ جو ہمیں کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ آج ہی سے اس پر عمل پیرا ہونے کی نیک خواہش اپنے دلوں میں پیدا کرنی چاہیئے۔ نمازی کے آگے سے گزرنے پر بڑا عتاب ہے۔ اس کے لئے سراسر بہتر ہے۔ کہ اپنے کام کو پس پشت ڈال دے۔ لیکن نمازی کے آگے سے قطعاً نہ گزرے۔ یہ صحیح بات ہے کہ انسان طبعاً عام نفع کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ بہ نسبت بعد میں ملنے والے نفع کے۔ کیونکہ وہ نظر سے اوجھل ہوتا ہے۔ لیکن یہ صحیح طریق نہیں۔ ہمیں یہ اصول مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم کسی بڑی تکلیف سے اسی وقت بچ سکتے ہیں۔ جب ہم اس کی خاطر معمولی معمولی تکالیف کو برداشت کریں۔ اور کسی بڑی کامیابی سے اسی صورت میں ہمکنار ہوسکتے ہیں۔ جبکہ اس کے لئے معمولی معمولی خوشیوں اور مسرتوں کو قربان کردیں۔ بلحاظ یعنی موجودہ اور آخرہ یعنی آئندہ جب بھی ان دونوں میں مقابلہ ہوتا ہے۔ تو پست ہمت اور سست خیال لوگ عموماً موجودہ راحت و نفع کو جو کہ عارضی ہے پسند کرتے ہیں۔ اور اس کے بدلے اس بڑی خوشی اور راحت کو جو آئندہ ملنے والی ہے ترک کردیتے ہیں۔ ان کی نگاہ میں موجودہ نفع گو چھوٹا ہے مگر نقد تو ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو کہ نمازی کے آگے سے نہ گزرنے کے نتیجہ میں اپنا نقصان سمجھتا ہے۔ اور عارضی نفع کے لئے نمازی کے آگے سے گزر جاتا ہے۔ اس نے بھی عاجلہ کو پسند کیا۔ لیکن آخرہ سے ہاتھ دھو بیٹھا اور عارضی نفع کے بالمقابل غیر فانی ثواب سے محروم ہوگیا۔ لیکن بلند ہمت اور عالی حوصلہ طبائع کا طریق عمل اس کے خلاف ہے۔ ایک سوداگر اپنے سرمایہ کو بازار کے سپرد کیوں کرتا ہے۔ کیا اس لئے نہیں۔ کہ وہ سرمایہ کل کو نفع لائے۔ اور کسان جو کہ کھیت میں غلہ بیج کی صورت میں پھینک دیتا ہے۔ اس کی کیا غرض ہوتی ہے۔ کیا یہ نہیں کہ اس کے تھوڑے سے غلہ سے کثیر اناج پیدا ہو۔ اسی طرح مہذب لوگ بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرتے ہیں۔ تا ان کی آئندہ زندگی راحت و مسرت میں بسر ہو۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان برحق ہے۔ کہ تمہارا نمازی کے آگے سے گزرنے میں توقف کرنا تمہارے لئے بہتر ہے کہ بعد میں تمہیں سخت نقصان اٹھانا پڑے۔ اس حدیث سے ہمیں یہ اصول بھی معلوم ہوا کہ کامیابی کے حاصل کرنے کا واحد ذریعہ یہ ہے۔ کہ انسان تھوڑی تکلیف کو اس لئے برداشت کرے۔ تا آئندہ بڑی آنے والی تکلیف سے بچ جائے اور اسی طرح وہ چھوٹی چھوٹی خوشیوں اور عارضی منافع کی پروا اس لئے نہ کرے۔ تا بعد میں اسے غیر فانی خوشی اور راحت نصیب ہوسکے۔ مگر یہ جب ہی ہوسکتا ہے۔ کہ آئندہ کی خوشی و کامیابی کی فراوانی اور اس کے غیر فانی ہونے کا ہم کو کامل یقین ہو۔ اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کو اپنے لئے خضر راہ بنائے گا۔ اس کی دینی و دنیاوی کامیابی میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوسکتی۔ آئندہ کا خیال کرکے دنیا کے عارضی نفع و مسرت سے دستکش ہوجانا فوز و فلاح کی نشانی ہے۔ اور اسی اصول کے ماتحت دین و دنیا کی تمام نیکیوں اور کامیابیوں کا راز مضمر ہے۔ موجودہ نفع کو آئندہ کے عظیم الشان غیر فانی نفع کے لئے قربان کردینا ایسی بہادری ہے جس کو تسلیم کرنے میں کسی قلب سلیم کو انکار نہیں ہوسکتا۔ جو کم فہم لوگ تقوے اور نیکیوں کی ان معمولی قیود اور پابندیوں سے گھبراتے ہیں۔ اور عارضی خوشی و نفع کے طالب ہوتے ہیں۔ وہی آخرت میں بڑی تکالیف میں گرفتار ہوں گے۔ اور جو لوگ دین اور نیکی کی ان معمولی قیود کی پابندی کرتے۔ اور ان عارضی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں۔ اور عارضی نفع سے دل نہیں لگاتے۔ وہی ہوں گے جو آخرت میں لا انتہا غیر فانی خوشیوں اور مسرتوں سے شادکام ہوں گے۔ اللھم صل علی محمد و بارک و سلم انک حمید مجید۔ خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ احمدی دواخانہ نور الدین قادیان

"جماعت احمدیہ اور موجودہ زمانہ کا اوتار"

ہندو اخباروں میں یہ ایک خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ مرزا صاحب قادیان نے یہ پیشگوئی کی ہے۔ کہ کرشنا اوتار یکم اگست ۱۹۳۳ء کو ظاہر ہوگا۔ "الفضل" میں اس کی تردید کی جاچکی ہے۔ اور بتایا جاچکا ہے۔ کہ اس میں کوئی اصلیت موجود نہیں۔ جماعت احمدیہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ کا کرشن اوتار تسلیم کرتی ہے۔ پھر وہ کسی اور کی منتظر کیونکر ہوسکتی ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ ہندوؤں میں یہ خبر مشہور ہے۔ کہ یکم اگست ۱۹۳۳ء کو کرشن اوتار ضرور ظاہر ہوجائیں گے۔ کیونکہ اس تاریخ کو کل یگ کا دور ختم ہوکر ست یگ شروع ہوجاتا ہے۔ ان کے بڑے بڑے پنڈتوں نے لکھا ہے۔ کہ کرشن اوتار ضرور ظاہر ہونے والا ہے۔ اور یکم ۱۹۳۳ء سے تجاوز نہیں کرسکتا کیونکہ وہ مانتے ہیں۔ کہ اگر مذکورہ بالا تاریخ تک کرشن اوتار نہ ہوا۔ تو ساری ہندو کتب جھوٹی ثابت ہوجائیں گی۔ چنانچہ چیتاونی کے کرتا پنڈت راج نارائن کھٹ شاستری نے لکھا ہے۔ کہ:۔

"یہ بات ناممکن ہے۔ کہ بھگوان کا اوتار یکم اگست ۱۹۳۳ء سے پہلے پہلے نہ ہو۔ ان کا جنم ہوچکا ہے اور وہ یکم اگست کو ظاہر ہوں گے۔ اور اسی تاریخ کل یگ ختم ہوکر ست یگ شروع ہوگا" (چیتاونی صفحہ ۱)

پھر پنڈت لکشمی نارائن راج پروہت اپنی چیتاونی ہندی میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"ہندو شاستروں کے انوسار یہ بات سدھ ہے کہ یکم اگست ۱۹۳۳ء کو ست یگ شروع ہوگا۔ اور اس وقت بھگوان کا اوتار ہوگا۔ جس کو سناتن دھرمی کلکی بھگوان اور سکھ لوگ گرو کے نام سے پکاریں گے۔ اور مسلمان اس کو مہدی کا نام دیں گے۔ اور عیسائی اس کو حضرت مسیح کا روپ کہیں گے۔ وہ گھوڑے پر چڑھ کر تلوار ہاتھ میں لے کر پاپیوں کا ناش کرے گا۔ اور پاپ کا ناش کرکے دھرم کو قائم کرے گا۔" چیتاونی ہندی صفحہ ۲)

الہ آباد پریاگ میں کنبھ کے میلہ پر ایک بہت بڑی بھاری کانفرنس ہندوؤں پنڈتوں کی ہوئی تھی۔ جس میں ہندوستان کے بڑے بڑے پنڈت شامل ہوئے تھے۔ اس میں انہوں نے یہ مان لیا ہے۔ کہ ست یگ یکم اگست ۱۹۳۳ء کو شروع ہوگا۔ اور اسی وقت کرشن اوتار بھی ظاہر ہوگا۔ کیونکہ وہ نشانات پورے ہوچکے ہیں۔ جن کو ہندو گرنتھوں نے بھگوان کے جنم لینے کا پیش خیمہ بتایا ہے۔ اسی سلسلہ میں ایڈیٹر صاحب درست یگ انے بھگت سورداس کی ایک پیشگوئی شائع کی ہے۔ جو اس طرح ہے۔ کہ:۔

ارے من دھیرج کیوں نہ دھرے
پورب پچھم اتر دکھن چہوں دش کال پڑے
گھور پدم بجگ ما ہیں ویاپے پرجا بہتر
دشٹ دشٹ کو ایسا کاٹے جیسے کھیت مرے
سو پہ چندرہ کو راہو گرسے سر نیو لہت پڑے
ایک سہنسر نو سو کے اوپر ایسا یوگ پڑے
سورن پھول پرتھوی پر پھولے پنہ جگ وشا پھرے
سورداس یہ ہر کی لیلا ٹاری نہیں ٹرے
(بھاوی بھارت صفحہ ۷)

اس پیشگوئی میں بھگت جی لکھتے ہیں۔ کہ اوتار کے وقت خطرناک قحط پڑے گا۔ لڑائیاں ہوں گی جس میں مخلوق کیڑے پتنگوں کی طرح مرے گی۔ اور سورج اور چاند کو گرہن لگے گا۔ اور بیماری بہت پڑے گی۔ یہ تمام سمت ۱۹۰۰ میں ہوگا۔ اور اس سمت میں اوتار کا ظہور ہوگا۔ اس پیشگوئی کے مطابق ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اوتار ہوچکا۔ یا یکم اگست ۱۹۳۳ء کو ہونے والا ہے۔ اگر یہ نہ مانا جائے۔ تو بھگت سورداس جی کی اس پیشگوئی کو جھوٹا ماننا پڑے گا۔ کیونکہ یکم اگست ۱۹۳۳ء کو ست ۲۰۰۰ شروع ہوجائے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے پہلے بھگوان کا جنم ہوچکا ہو۔ اور بھی بہت سے حوالہ جات ہیں جن میں ہندوؤں کے بڑے بڑے پنڈتوں نے خود تسلیم کیا ہے۔ کہ بھگوان کرشن کا جنم مذکورہ تاریخ سے پہلے ہوگا لیکن انہیں بخوف طوالت نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ہم ان حوالہ جات کو لکھ کر ہندوؤں سے پوچھتے ہیں کہ اگر کرشن بھگوان یکم اگست ۱۹۳۳ء کو نہ ظاہر ہوئے تو ان کی پوزیشن کیا ہوگی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھتے اور کرشن قادیانی علیہ السلام کے الہامات پر یقین کرتے ہوئے ہم بڑی تحدی اور دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ یکم اگست ۱۹۳۳ء گویا اس کے بعد کسی وقت بھی کرشن اوتار کا ظہور نہیں ہوگا۔ کیونکہ جسے خدا نے کرشن کا روپ دے کر بھیجا۔ وہ عرصہ ہوا۔ قادیان کی پوتر بھومی میں ظاہر ہوچکا۔ اور زمین و آسمان نے اللہ تعالیٰ کے روشن نشانات کے ذریعہ یہ گواہی دی۔ کہ کرشن قادیانی ہی وہ اوتار ہے جس پر ایمان لائے بغیر دنیا کا سدھار نہیں ہوسکتا۔ پس اے بھگوان کرشن سے پریم کرنے والے ہندو بھائیو! اس مکتی کے امرت روپی جل کے پیاسو دوڑو۔ کہ صحت کا سرچشمہ تمہارے دیش میں چشمہ پھوٹ نکلا ہے۔ پس آؤ۔ اور امرت روپی جل سے اپنی پیاس بجھاؤ۔ بھگوان کی خوشنودی

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی تقریر پر ایک نظر

(۲)

اپنے دعویٰ مسیح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام ص۲۶۱ پر لکھا ہے:۔

"یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے مجازی اور روحانی طور پر وہی مسیح موعود ہے۔ جس کی قرآن و حدیث میں خبر دی گئی ہے"۔ اب اس جگہ مجازی طور پر مسیح موعود ہونے کے بجز اس کے اور کچھ معنی نہیں کہ مسیحیت کی صفت آپ میں بدرجہ کمال پائی گئی۔ اور یہ تمام آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ملا۔ پس مجازی کا لفظ صرف واسطہ اور ذریعہ حصول کو ظاہر کرنے کیلئے ہے۔ نہ واقعیت اور حقیقت کی نفی کے لئے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔ "جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود نہیں مانتا وہ میری جماعت میں سے نہیں"۔

اور مسیح ہندوستان کے عقائد میں اپنے تئیں حقیقی مسیح موعود قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح نبوت علیٰ طریق المجاز ہونے سے مراد بھی یہی ہے۔ کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے نبی ہیں۔

امتی نبی ہونا اور نام پانا ایک ہی بات ہے

ماسوا اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی ص۲۸ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

"اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیا ہوئے اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی"

اس جگہ نبی کا نام پانے کا کوئی ذکر نہیں بلکہ امتی نبی ہونے کا ہی ذکر ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ اس امت میں گو اولیاء تو ہزارہا ہوئے ہیں۔ مگر امتی نبی ایک ہی ہوا ہے۔

پس مصری صاحب کا یہ قول سراسر باطل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے امت محمدیہ کے محدثین بھی آپ کی طرح ہی امتی نبی ہیں اور یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام محض اولیاء اور محدثین کے زمرہ میں داخل ہیں۔ نہ کہ انبیاء کے زمرہ میں۔

اصولی بحث

پھر اس مسئلہ میں اصولی بحث تو یہ ہونی چاہیئے تھی۔ کہ نبوت کی تعریف کیا ہے۔ مگر مصری صاحب نے اسے بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں فرمایا ہے

"اور جبکہ وہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے"

اب دیکھئے یہ وہ تعریف نبوت ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ اور مصری صاحب یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ مکالمہ مخاطبہ کی نعمت اس امت میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہی انتہائی کمال کے درجہ پر ملی ہے۔ پس جب آپ کو ہی نعمت علیٰ وجہ الاتم حاصل ہے۔ تو آپ کے نبی اللہ ہونے سے ہم کیسے انکار کر سکتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تجلیات الٰہیہ ص۲۶ میں حصر یہ الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام قطعی یقینی اور بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔ شریعت کا حامل قیامت تک قرآن شریف ہے"

پس جب نبی کی یہی تعریف ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے مصداق بھی ہیں تو آپ کے واقعی در حقیقت نبی ہونے سے کیونکر انکار کیا جا سکتا ہے۔

ایک ضروری حوالہ

پھر اشتہار ایک غلطی کے ازالہ کا مندرجہ ذیل حاشیہ بھی قابل غور ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظھر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفیٰ غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفیٰ غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفیٰ غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے"۔

اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو صاف کر دیا ہے۔ کہ پہلے انبیاء نبوتوں اور پیشگوئیوں کی وجہ سے نبی کہلاتے ہیں۔ جن کے اس امت میں بھی ملنے کا وعدہ ہے۔ اور آگے چل کر یہ بتا دیا ہے کہ:۔

اظہار علی الغیب کا یہ مرتبہ جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ اس کے براہ راست ملنے کا طریق بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت (نبوت) کے لئے اب محض ظل بروز اور فنافی الرسول کا دروازہ ہی کھلا ہے

ایک مطالبہ

میں مصری صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے نزدیک اس موہبت کا مشار الیہ اوپر کی عبارت میں کون سی موہبت ہے۔ اگر تو محدثیت ہے۔ تو وہ بتائیں۔ اور اگر اوپر نبیوں والی نبوت کا ذکر ہے جو اب براہ راست نہیں مل سکتی۔ تو صاف کھل گیا۔ کہ ظل اور بروز اور فنافی الرسول کے دروازہ سے اب وہی نبوت جو پہلے انبیاء کو براہ راست ملا کرتی تھی اس امت میں مل سکتی ہے۔ یعنی اس امت میں جو شخص ظل اور بروز اور فنافی الرسول کے دروازہ سے نعمت نبوت پا سکے گا۔ اس میں اور پہلے نبیوں میں نفس نبوت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہو گا۔ بلکہ طریق حصول نبوت کا فرق ہو گا۔

یہی وہ عقیدہ ہے۔ جس پر مصری صاحب کسی وقت قائم تھے۔ اور جسے اب وہ چھوڑ چکے ہیں۔ میں بڑی تحدی اور دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ اس نتیجہ کے خلاف اس عبارت سے کوئی اور نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ اگر مصری صاحب کو اپنی تقریر کا کچھ بھی پاس ہے۔ تو وہ ثابت کریں۔ کہ اس عبارت میں "اس موہبت کا مشار الیہ" اوپر کی عبارت میں محدثیت ہے نہ کہ وہ نبوت جو نبیوں کو ملتی رہی۔ مگر وہ ہرگز یہ ثابت نہیں کر سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے افضل ہیں

ماسوا اس کے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ دعویٰ ہے۔ کہ آپ اپنی تمام شان میں پہلے مسیح سے بہت بڑھ کر ہیں۔ تو پھر آپ کی نبوت سے کیونکر انکار کیا جا سکتا ہے۔ کیا ایک غیر نبی کسی پہلے نبی سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہو سکتا ہے۔ اگر مصری صاحب کہیں کہ ہو سکتا ہے۔ تو وہ یاد رکھیں کہ ان کا یہ قول سراسر غلط ہو گا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"عزیزو جبکہ میں نے ثابت کر دیا ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ اور آنے والا مسیح میں ہوں۔ تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے۔ اس کو نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ آنے والا مسیح کچھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حَکم۔ جو کچھ ہے پہلا ہے"

(حقیقۃ الوحی ص۱۵۵)

نبوت بنائے افضلیت ہے

دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ اپنی نبوت کو افضلیت بر مسیح کی بنا قرار دیا ہے۔ لہٰذا اگر آپکو غیر نبی تسلیم کیا جائے۔ تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ پہلا مسیح آپ سے افضل ہے۔ اور آپ اس سے کم درجہ پر ہیں۔ چہ جائیکہ افضل ہوں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں یہ بھی دیکھتا ہوں۔ کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے۔ اس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۱)

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح ناصری علیہ السلام سے کم درجہ کے بھی نہیں۔ بلکہ ان سے افضل ہیں۔ اور اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہیں۔ تو پھر شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محض زمرہ اولیاء و محدثین امت محمدیہ میں داخل کرنا اور انبیاء و رسل کے زمرہ سے خارج قرار دینا کیسے جائز اور صحیح ہو سکتا ہے۔ کیا مصری صاحب اور ان کے ہوا خواہ ان حقائق پر غور کریں گے؟

خاکسار۔ قاضی محمد نذیر لائلپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

احباب سے ضروری درخواست

ذیل میں اُن اصحاب کے اسماء گرامی درج ہیں جن کا چندہ ۲۰ فروری ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اُن اصحاب سے دردمندانہ گذارش ہے۔ کہ براہ کرم بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرما دیں۔ کیونکہ اس سے وی۔ پی کے خرچ کی بچت رہے گی۔ لیکن جو دوست ۳۱ جنوری ۱۹۴۳ء تک ادائیگی نہیں فرمائیں گے ان کی خدمت میں یکم فروری ۱۹۴۳ء کو وی۔ پی ارسال کر دئے جائیں گے ہمیں ان دوستوں پر سخت افسوس ہوتا ہے۔ جو نہ چندہ کی ادائیگی کرتے ہیں۔ اور نہ اخبار روکنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ پھر جب وی پی جاتا ہے۔ تو اُسے واپس کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ سخت نقصان رساں طریق ہے۔ اُمید ہے۔ دوست ہماری گذارش کے مطابق جلد سے جلد چندہ کی ادائیگی فرمائیں گے۔

"مینیجر"

۶۱ - چودہری غلام احمد صاحب
۱۳۶ - میاں محمد شریف صاحب
۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۲۱۳ - بابو محمد عثمان صاحب
۳۶۲ - بابو عبد الغفور صاحب
۴۸۲ - ملک عبد العزیز صاحب
۲۷۹ - مولوی عبد الحی صاحب
۶۲۰ - خانصاحب غلام محی الدین خان صاحب
۹۲۷ - عبید اللہ صاحب
۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
۱۶۲۶ - ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب
۱۶۷۱ - عبد الغفار صاحب
۱۷۰۹ - ماسٹر شیر عالم صاحب
۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم الدین صاحب
۲۵۵۶ - محمد یوسف صاحب
۲۷۴۰ - چوہدری عطاء محمد صاحب
۳۲۲۱ - ، غلام احمد صاحب
۳۶۸۳ - ، نعمت خان صاحب
۴۱۷۴ - محمد اقبال حسین صاحب
۴۲۷۹ - بابو محمد شفیع صاحب
۴۴۱۶ - محمد حسین صاحب
۴۴۳۳ - منشی کریم بخش صاحب
۴۷۵۹ - حافظ عبد السلام صاحب
۵۸۳۴ - ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب
۶۳۲۷ - کریم بخش صاحب
۶۷۲۶ - حبیب الرحمن صاحب
۶۹۰۳ - ایس۔ اے حلیم صاحب
۶۹۳۲ - میر عبد الرحمن صاحب
۷۱۵۰ - چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۲۵۴ - ڈاکٹر احمد خانصاحب

۷۴۶۱ - بابو عبد الغنی صاحب
۷۵۴۲ - عبد الحمید صاحب
۷۹۲۰ - مخدوم محمد افضل صاحب
۸۰۴۰ - عبد العزیز صاحب
۸۰۸۶ - ڈاکٹر حاجی احمد خانصاحب
۸۲۴۲ - ملک فیروز الدین صاحب
۸۳۷۰ - بابو عبد الرزاق صاحب
۸۶۴۲ - محمد حسین صاحب
۹۰۹۲ - ایم۔ اے جلیل نیفی صاحب
۹۱۲۳ - محمد حسین صاحب
۹۱۲۴ - عنایت الہی صاحب
۹۱۷۰ - خادم علی صاحب
۹۱۷۱ - ای احمد صاحب
۹۲۲۲ - غلام رسول صاحب
۹۲۲۶ - حاجی احمد صاحب
۹۲۷۳ - ملک شیر محمد صاحب
۹۳۰۹ - قمر الدین صاحب
۹۳۳۹ - چوہدری عبد الحی صاحب
۹۳۵۱ - شکر الہی صاحب
۹۳۸۵ - غلام قادر صاحب
۹۵۵۴ - مرزا رشید احمد صاحب
۹۰۲۰ - محمد الدین صاحب
۹۸۵۶ - رشید محمد صاحب
۹۸۷۴ - سید عنایت حسین صاحب
۹۸۸۷ - چوہدری فضل احمد صاحب
۹۹۲۳ - مولوی سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۵۴ - منشی برکت علی صاحب
۹۹۶۴ - آئی۔ اے حکیم صاحب
۱۰۰۰۵ - چوہدری شبیر محمد صاحب
۱۰۰۴۲ - صدیق احمد خان صاحب
۱۰۰۹۴ - پیر محمد رمضان شاہ صاحب

۱۰۱۷۷ - امیر جماعت احمدیہ
۱۰۱۹۳ - ڈاکٹر اے۔ اے بشیری صاحب
۱۰۲۰۶ - خانصاحب چودہری محمد سعید صاحب
۱۰۲۷۴ - شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۲۸۴ - چوہدری سلطان علی صاحب
۱۰۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۱۱ - شیخ ثواب الدین صاحب
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۵۶۵ - مسٹر گورچرن داس صاحب
۱۰۵۹۱ - ایم رفیع اللہ صاحب
۱۰۷۷۸ - بابو ولی محمد صاحب
۱۰۷۹۶ - میاں غلام رسول صاحب
۱۰۸۰۳ - چوہدری محمد یعقوب صاحب
۱۰۸۰۷ - منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۱۵ - پروفیسر محمد صاحب
۱۰۸۲۳ - بشیر احمد صاحب
۱۰۸۷۵ - محمد شریف صاحب چغتائی
[illegible] - رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۱۴ - ماسٹر نواب الدین صاحب
۱۰۹۳۷ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۰۹۴۳ - بی۔ اے چغتائی
۱۱۳۰۱ - محمد حسین صاحب
۱۱۴۳۴ - فتح محمد شرما صاحب
۱۱۵۰۷ - محمد سرور درانی صاحب
۱۱۵۱۲ - سیٹھ حاجی علی محمد صاحب
۱۱۵۱۳ - محمد ابراہیم صاحب
۱۱۵۶۴ - محمد عثمان صاحب
۱۱۵۷۹ - محمد بخش صاحب
۱۱۵۹۸ - محمد بخش صاحب ببر

۱۱۸۰۶ - عبد الغنی صاحب
۱۱۸۱۰ - محمد جمشید صاحب
۱۱۸۵۷ - میاں محمد حسین صاحب
۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب
۱۲۱۳۹ - سید بشیر احمد صاحب
۱۲۲۳۲ - مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۲۰۴ - بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۰۶ - محمد عثمان صاحب
۱۲۲۹۳ - حکیم محمد یعقوب صاحب
۱۲۳۰۰ - اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۰۵ - گلاب خانصاحب
۱۲۴۰۴ - ملک خدا بخش صاحب
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر مدار بخش صاحب
۱۲۵۳۹ - چوہدری جان محمد صاحب
۱۲۵۸۴ - حکیم شاہ نواز صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۶۰۴ - چوہدری حمید اللہ صاحب
۱۲۶۲۳ - بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۳۶ - محمد عطاء الرحمن صاحب
۱۲۷۲۱ - محمد الدین صاحب
۱۲۷۴۳ - سید بہاول شاہ صاحب
۱۲۷۸۱ - خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۹۶ - ملک محمد سعید صاحب
۱۲۸۰۳ - بابو عبد الجلیل صاحب
۱۲۸۳۲ - مبین الحق صاحب
۱۲۸۳۱ - میر احسان الحق صاحب
۱۲۸۳۹ - جناب غلام محمد صاحب اختر
۱۲۸۴۸ - شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۸۲ - شیخ مولا بخش صاحب
۱۲۸۵۴ - بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۸۸۱ - ڈاکٹر معراج الدین صاحب
۱۲۸۸۶ - چوہدری مچھو خان صاحب
۱۴۰۹۳ - بابو عبد العزیز صاحب
۱۴۰۹۶ - شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۱۷ - غلام احمد صاحب
۱۴۱۷۹ - محمود احمد صاحب ناصر
۱۴۱۸۸ - ممتاز یار الدولہ صاحب
۱۴۲۲۶ - محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۲۲۸ - ایم عبد الواحد صاحب
۱۴۲۳۲ - بابو احمد جان صاحب
۱۴۲۵۳ - ایم احمد صاحب
۱۴۲۸۵ - چوہدری رحمت خانصاحب

۱۴۳۰۶ - چودہری نادر علی صاحب
۱۴۴۳۰ - سید فیاض حیدر صاحب
۱۴۴۳۶ - مولوی نظام الدین صاحب
۱۴۴۶۵ - قاضی محمد رشید صاحب
۱۴۵۰۳ - شیخ کریم بخش صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی صاحب
۱۵۱۴۷ - فیض احمد صاحب
۱۵۱۵۰ - غلام رسول صاحب
۱۵۱۶۹ - خواجہ صدیق احمد صاحب
۱۵۱۹۳ - میر ضیاء اللہ صاحب
۱۵۱۹۷ - مرزا محمد شریف بیگ صاحب
۱۵۱۹۸ - چودہری عبد المالک صاحب
۱۵۲۱۳ - فضل حق صاحب
۱۵۲۱۸ - خواجہ عبد الرحمن صاحب
۱۵۲۲۹ - لعل الدین صاحب
۱۵۲۳۰ - سید رسول شاہ صاحب
۱۵۲۳۹ - پیر محمد اکبر صاحب
۱۵۲۴۰ - اہلیہ صاحبہ جناب ڈاکٹر ایس۔ اے لطیف صاحب
۱۵۲۵۵ - محمد منظور احمد خانصاحب
۱۵۲۶۳ - سردار خان صاحب
۱۵۲۷۰ - مرزا معظم بیگ صاحب
۱۵۲۸۵ - فضل محمد صاحب
۱۵۳۱۵ - شیخ مختار نبی صاحب
۱۵۳۳۸ - الہی بخش رحیم بخش صاحبان
۱۵۳۴۸ - مشتاق احمد صاحب
۱۵۳۷۳ - ڈاکٹر اختر محمود صاحب
۱۵۳۷۷ - شیخ مختار احمد صاحب
۱۵۴۰۴ - راجہ بشیر الدین احمد صاحب
۱۵۴۱۶ - منیر احمد صاحب
۱۵۴۲۳ - عبد الغنی صاحب
۱۵۴۲۴ - محمد حسین صاحب

۱۵۴۳۳ - کرنل اوصاف علی صاحب
۱۵۴۵۷ - شیر علی علی محمد صاحبان
۱۵۴۹۱ - احمدیہ لائبریری
۱۵۴۹۹ - محمد سعید صاحب
۱۵۵۰۰ - محمد نصیب صاحب
۱۵۵۰۲ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۵۵۰۹ - عبد الرحیم احمد صاحب
۱۵۵۲۵ - عزیز حسین صاحب
۱۵۵۳۴ - بابو عبد الرحیم صاحب
۱۵۵۳۷ - علی بن عبد اللہ احمد صاحب
۱۵۵۴۰ - عطاء الرحمن صاحب
۱۵۵۴۱ - منشی نور الہی صاحب
۱۵۵۴۳ - چوہدری شریف احمد صاحب
۱۵۵۴۷ - محمد شریف صاحب
۱۵۵۴۸ - منشی محمد اسماعیل صاحب
۱۵۵۵۱ - رشید احمد صاحب
۱۵۵۵۳ - چوہدری فضل احمد صاحب
۱۵۵۸۰ - مولوی عبد الرحمن صاحب
۱۵۵۸۸ - محمد قاسم صاحب
۱۵۵۹۴ - عبد الباسط صاحب
۱۵۶۸۱ - میاں بشیر احمد صاحب
۱۵۶۸۳ - میاں غلام سرور صاحب
۱۶۶۰۱ - عبد الصمد صاحب
۱۶۶۳۵ - ڈاکٹر علم الدین صاحب
۱۶۶۹۷ - غلام محمد صاحب
۱۶۶۷۷ - غلام محمد صاحب مجوکہ
۱۶۶۸۸ - جی۔ یوصوفی صاحب
۱۶۷۰۸ - محمد الطاف صاحب
۱۶۷۱۰ - نا فیض بخش صاحب
۱۶۷۴۵ - غلام نبی صاحب سگر
۱۶۷۶۴ - غلام رسول صاحب
۱۶۷۶۹ - حسین محمد صاحب

۱۴۸۳۱ - شیخ خادم حسین صاحب
۱۴۸۶۰ - چودہری عبداللہ خان صاحب
۱۴۹۴۱ - ملک عزیز احمد صاحب
۱۴۹۴۹ - چودہری فقیر اللہ خانصاحب
۱۴۹۸۴ - عبدالکریم صاحب
۱۴۹۹۶ - محمد اشرف صاحب
۱۵۰۶۹ - چراغدین صاحب
۱۵۱۰۳ - ملک میر احمد صاحب
۱۵۱۱۰ - ایم محمد حسین صاحب
۱۵۱۲۱ - ایم عیسےٰ صاحب
۱۵۱۴۴ - علی حسن صاحب
۱۵۹۸۰ - چودہری محمد شریف صاحب
۱۵۹۹۷ - محمود شفقت صاحب
۱۵۹۹۹ - چودہری بشیر احمد صاحب
۱۶۰۰۰ - پی عبدالرزاق صاحب
۱۶۰۰۱ - حافظ بشیر احمد صاحب
۱۶۰۰۳ - رشید احمد خانصاحب
۱۶۰۰۴ - طبیہ کالج لائبریری
۱۶۰۱۰ - سید مبارک احمد شاہصاحب
۱۶۰۱۹ - ماسٹر محمد خان صاحب
۱۶۰۲۶ - ایم حی حمید صاحب
۱۶۰۳۰ - شیخ میاں منظور الہی صاحب
۱۶۰۴۷ - ایم عطا محمد صاحب
۱۶۰۵۲ - ایچ - حمید صاحب
۱۶۰۵۶ - عبدالسلام صاحب
۱۶۰۵۷ - آفتاب احمد صاحب
۱۶۰۵۸ - مرزا عبدالرحمن صاحب
۱۶۰۶۰ - شیخ اشتیاق علی صاحب
۱۶۰۶۵ - سید غلام مصطفیٰ صادق صاحب
۱۶۰۶۷ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۶۰۷۸ - آر - یو باجوہ صاحب
۱۶۰۸۳ - عبدالمجید صاحب
۱۶۰۸۴ - چودہری غلام حسین صاحب
۱۶۰۸۵ - شمشیر علی صاحب
۱۶۰۹۰ - محمد عالم صاحب
۱۶۰۹۴ - عبدالرؤف صاحب
۱۶۱۰۰ - بابو عبدالکریم صاحب
۱۶۱۰۴ - انجمن احمدیہ دہلی
۱۶۱۱۸ - حکیم محمد احمد صاحب
۱۶۱۲۰ - محمد حنیف خانصاحب
۱۶۱۲۲ - سید عبدالرشید صاحب
۱۶۱۲۴ - امتہ اللہ بیگم صاحبہ
۱۶۱۳۰ - شیخ ذکاء اللہ صاحب

۱۶۱۳۳ - عبدالقادر صاحب
۱۶۱۴۳ - محمد عبداللہ صاحب
۱۶۱۵۴ - سید سعید حسین صاحب
۱۶۱۵۹ - شریف احمد صاحب
۱۶۱۶۱ - دہلی فوٹو ہاؤس
۱۶۱۶۴ - چودہری عبدالوحید صاحب
۱۶۱۶۵ - شمس الدین احمد صاحب
۱۶۱۷۵ - چوہدری محمد یوسف خانصاحب
۱۶۱۷۶ - حاجی اے - کے احمدی صاحب
۱۶۱۷۷ - چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۶۱۸۱ - منشی محمد انور صاحب
۱۶۱۸۶ - مستری تاج الدین صاحب
۱۶۱۸۸ - مسعود احمد شاہ صاحب
۱۶۱۹۲ - عبدالغنی صاحب
۱۶۱۹۴ - ملک محمد ظہور صاحب
۱۶۲۰۱ - ایم عبدالقادر صاحب
۱۶۲۰۶ - چوہدری بدر الدین صاحب
۱۶۲۱۴ - اللہ دتہ صاحب
۱۶۲۱۷ - شیخ بشیر احمد صاحب
۱۶۲۳۰ - مرزا گلزار حسین صاحب
۱۶۲۳۲ - قریشی محمد شفیع صاحب
۱۶۲۳۳ - مرزا مولا بخش صاحب
۱۶۲۳۷ - عبدالقادر صاحب
۱۶۲۴۰ - محمد بشیر صاحب
۱۶۲۴۱ - چوہدری غلام دستگیر صاحب
۱۶۲۴۲ - شوکت علی صاحب
۱۶۲۴۳ - دی بنگال ملی سٹور
۱۶۲۴۵ - ملک محمد دین صاحب
۱۶۲۵۲ - مولوی حکیم خلیل احمد صاحب
۱۶۲۵۸ - شیخ محمد انعام الحق صاحب
۱۶۲۵۹ - عبدالکریم صاحب
۱۶۲۶۱ - لطیف احمد صاحب
۱۶۲۶۶ - شاہ محمد صاحب
۱۶۲۶۹ - ظہور الہی صاحب
۱۶۲۷۰ - مولوی حکیم اللہ دتہ صاحب
۱۶۲۷۷ - شیخ الہی بخش صاحب
۱۶۲۷۹ - لفٹننٹ - یو - چودہری
۱۶۲۸۱ - پنجاب شو فیکٹری
۱۶۲۸۲ - چوہدری سیف علی صاحب
۱۶۲۸۹ - مرزا عزیز احمد صاحب
۱۶۲۹۰ - قاضی محمد حسین صاحب
۱۶۲۹۶ - بیگم صاحبہ محمد عبداللہ صاحب

۱۶۲۹۸ - مس مرغوب اللہ صاحب
۱۶۳۰۱ - بابو محمد عبداللہ صاحب
۱۶۳۰۲ - چوہدری حیات محمد صاحب
۱۶۳۰۴ - خدا بخش صاحب
۱۶۳۰۷ - محمد شریف صاحب
۱۶۳۱۳ - شیخ عبدالحی صاحب
۱۶۳۱۵ - مرزا محمد حسین صاحب
۱۶۳۱۶ - چوہدری اے - ایم خان صاحب
۱۶۳۱۹ - ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۱۶۳۲۸ - قمر الدین صاحب
۱۶۳۲۹ - ولی محمد صاحب
۱۶۳۳۱ - شہاب الدین صاحب
۱۶۳۳۴ - بشیر احمد صاحب
۱۶۳۳۵ - مولوی چراغدین صاحب
۱۶۳۳۶ - سردار محمد صاحب
۱۶۳۵۱ - چوہدری محمد حسین صاحب
۱۶۳۵۶ - خان بہادر ڈاکٹر محمد بشیر صاحب
۱۶۳۵۸ - امین الرحمن صاحب
۱۶۳۵۹ - مستری مہر اللہ صاحب
۱۶۳۶۳ - راجہ غلام محمد صاحب
۱۶۳۷۰ - مستری محمد صادق صاحب
۱۶۳۷۲ - چوہدری غلام نبی صاحب
۱۶۳۷۵ - عبید الرحمن صاحب
۱۶۳۷۹ - خواجہ محمد عبدالغنی صاحب
۱۶۳۸۴ - محمد ابراہیم صاحب
۱۶۳۸۸ - حکیم سراج الدین احمد صاحب
۱۶۳۸۹ - میر مشتاق احمد صاحب
۱۶۳۹۱ - شیخ عبدالواحد صاحب
۱۶۳۹۲ - وحید الدین احمد صاحب
۱۶۳۹۴ - سلیمہ بیگم صاحبہ
۱۶۳۹۵ - محمد اسمٰعیل صاحب
۱۶۳۹۷ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۶۳۹۹ - محمد یار خانصاحب
۱۶۴۰۰ - محبوب عالم صاحب
۱۶۴۰۱ - حافظ عبدالحمید صاحب
۱۶۴۰۴ - شیخ بشیر احمد صاحب
۱۶۴۰۶ - عبدالکریم اسمٰعیل صاحبان
۱۶۴۰۸ - ممتاز بیگم صاحبہ
۱۶۴۰۹ - عبدالخالق صاحب
۱۶۴۱۰ - محمد عبدالحق صاحب
۱۶۴۱۲ - چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۶۴۱۳ - افتخار علی صاحب

۱۶۴۱۷ - برکت علی صاحب
۱۶۴۱۸ - مشتاق احمد صاحب
۱۶۴۲۰ - مرزا رحمت اللہ صاحب
۱۶۴۲۲ - ایس - اے باجوہ صاحب
۱۶۴۲۳ - سید عبدالشکور شاہ صاحب
۱۶۴۲۳ - سعید احمد خانصاحب
۱۶۴۲۶ - خالد قیوم صاحب پسر چوہدری عبدالعزیز صاحب
۱۶۴۲۷ - غلام احمد صاحب

۱۶۴۲۸ - محمد صادق صاحب
۱۶۴۳۳ - ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب
۱۶۴۳۹ - چوہدری لطیف احمد صاحب
۱۶۴۴۵ - محمد جمیل خانصاحب
۱۶۴۴۶ - غلام نبی گوندل خانصاحب
۱۶۴۴۸ - مولوی محمد صدیق صاحب
۱۶۴۴۹ - فیروز دین صاحب
۱۶۴۵۳ - عبدالمجید صاحب
۱۶۴۵۴ - بابو محمد اسلم صاحب

۱۶۴۵۵ - عبدالرحمن صاحب
۱۶۴۵۹ - غلام رسول صاحب
۱۶۴۶۵ - مرزا مراد بیگ صاحب
۱۶۴۷۳ - بابو فضل الدین صاحب
۱۶۴۸۹ - چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۶۴۹۶ - علی محمد صاحب
۱۶۴۹۷ - شیخ محمد حنیف صاحب
۱۶۵۰۲ - ملک منور احمد صاحب
۱۶۵۰۸ - مرزا محمد صفدر صاحب

(باقی ہے)

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۹۳۴۴: منکہ ہاجرہ بیگم بنت سید سید محمد صاحب قوم سید عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن نواں کوٹ بیرون دروازہ لاہوری ڈاکخانہ امرتسر ضلع امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ مہر پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند زیورات انگوٹھی طلائی دو عدد وزنی چھ ماشہ قیمت ۴۲ روپے۔ چوڑیاں طلائی جڑاؤ وزن تین تولہ قیمت ۴ - ۲ - کانٹا طلائی وزنی پانچ ماشہ قیمت -/۴/۵۴ نکلس جڑاؤ طلائی وزنی دو تولہ قیمت -/۴/۱۳۵ روپے کل میزان مبلغ -/۴/۹۸۲ روپے چار آنہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہو۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کروں گی۔ وہ وصیت کردہ حصہ سے منہا کی جاوے گی۔ العبد: ہاجرہ بیگم اہلیہ سید سردار شاہ صاحب ساکن چک ... ضلع گجرات گواہ شد: سید شریف احمد ساکن نواں کوٹ گواہ شد: بقلم سید لال شاہ احمدی امیر جماعت آنبہ۔ برادر کلاں خاوند موصیہ

نمبر ۹۳۴۵: منکہ اللہ بخش ولد میاں خدا بخش صاحب سکنہ کوٹ قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑا ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں ۱۶ روپے ماہوار کا ملازم ہوں۔ میں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تاحیات داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: - اللہ بخش رنگروٹ ۲۳۲۵۱ ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ کنٹ بی کمپنی ۱۱ پلاٹون گواہ شد۔ رحمت خان نشان انگوٹھا ساکن کوٹ مومن گواہ شد: - خدا بخش بقلم خود ساکن ادرحمہ

نمبر ۹۳۴۶: منکہ عبدالرحمن ولد خدا بخش قوم لڑکا پیشہ زمیندارہ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سمرا ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے ساٹھ عدد بھیڑ قیمتی ۱۸۰ روپے ایک گائے قیمتی ۵۰ روپے ایک بچھو قیمتی ۲۰ روپے۔ ایک بیل قیمتی ۲۰ روپے ایک ... نصف حصہ ... اس کی قیمت ۱۶۰ روپے ہے۔ ایک اونٹنی جس میں میرا نصف حصہ ہے قیمتی ۸۰ روپے۔ ایک اونٹنی جس میں

میرا چوتھا حصہ ہے قیمتی ۶۰ روپے۔ کل ۶۱۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جسقدر جائیداد اور ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عبدالرحمٰن موصی (نشان انگوٹھا) گواہ شد:۔ غلام محمد بقلم خود سمراء۔ گواہ شد:۔ فیض بخش سمراء (نشان انگوٹھا)

نمبر ۶۳۴۹:۔ منکہ خورشید بیگم زوجہ محمد شفیع بکس میکر قوم راجپوت پیشہ معلمہ عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۲ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد ۱۰۵۰ روپے مکان کا حصہ ہے۔ اور ۱۰۰ روپیہ حق مہر کا خاوند کے ذمہ ہے۔ اور ماہوار آمدنی ۱۸ روپے ہے۔ جسکا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور میرے مرنے پر اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں حصہ جائیداد ادا کردونگی۔ تو بہتر ورنہ میری جائیداد سے وصول کیا جائے گا۔

الامۃ:۔ خورشید بیگم احمدیہ گرلز سکول شہر سیالکوٹ محلہ مسجد کبوترانوالی۔ گواہ شد:۔ محمد شفیع سکرٹری وصایا بکس میکر سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ محمد حیات منیجر احمدیہ گرلز سکول شہر سیالکوٹ۔

نمبر ۶۳۵۰:۔ منکہ عائشہ عرف الیبی بیوہ خواجہ محمد رمضان صاحب مرحوم عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن موضع محمود پور ڈاکخانہ گونیانہ ضلع کرنال صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اور میں نے اپنا مہر خاوند مرحوم سے وصول کرلیا تھا۔ اسوقت میرے پاس مندرجہ ذیل زیورات ہیں ہنسلی ایک عدد چاندی کی وزن ۱/۲ ۱۳ تولہ کنگن ایک جوڑی چاندی کے وزن ۱/۲ ۲۱ تولہ بالیاں چاندی کی ۵ تولہ جملہ زیورات ۴۰ تولہ کے ہیں جن کی قیمت موجودہ نرخ سے مبلغ تیس روپے بنتی ہے اور ایک عدد لونگ سونے کا قیمتی ۱۰ روپے کل جائیداد ۴۰ روپے اور نقد ۶۰ روپے میران کل جائیداد ۱۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائیداد بھی ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی یہ چند حروف بطور وصیت لکھدیئے ہیں۔ کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے۔

الامۃ:۔ عائشہ عرف الیبی۔ گواہ شد:۔ نور محمد سکرٹری انجمن احمدیہ محمود پور۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی احمدی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۶۳۵۲:۔ منکہ محمد عباس احمدی ولد محمد لطافت خانصاحب مرحوم قوم افغان محمد زئی پیشہ زمینداری عمر چالیس سال پیدائشی احمدی ساکن ترناب ڈاکخانہ چارسدہ ضلع پشاور صوبہ سرحد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۲ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد زمین زرعی دو جریب جس کی موجودہ قیمت سات سو روپیہ ہے۔ اور ایک مکان خام جس کی قیمت ۳۰۰ روپے ہے۔ کل ایک ہزار روپیہ ہے۔ زمین سے سالانہ آمد ۸۰ روپے قریباً ہے۔ میں اپنی کل جائیداد اور سالانہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان حقدار ہوگی۔ میں کوشش کرونگا۔ کہ بفضل خدا حصہ جائیداد جلد از جلد بصورت نقدی ادا کردوں۔ دعا توفیقی الا باللہ

العبد:۔ محمد عباس احمدی بقلم خود ترناب علاقہ چارسدہ گواہ شد:۔ قاضی محمد شفیق ایم۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ چارسدہ گواہ شد:۔ غلام سرور دوالی بقلم خود سکنہ صوبہ جشتی تحصیل چارسدہ

بقیہ فہرست صفحہ ۶

- ۱۵۶۲۹ - نیشنل پبلک لائبریری
- ۱۵۶۳۵ - محمد شفیع صاحب
- ۱۵۶۳۸ - سیکرٹری جماعت احمدیہ
- ۱۵۶۵۰ - محمد نواز صاحب
- ۱۵۶۵۹ - محمد اقبال صاحب
- ۱۵۶۶۳ - شیخ ضیاء الحق صاحب
- ۱۵۶۸۳ - چوہدری باغ الدین صاحب
- ۱۵۶۹۲ - سید ناصر احمد صاحب
- ۱۵۷۰۶ - چوہدری محمد عبداللہ صاحب
- ۱۵۷۰۷ - ملک فضل احمد صاحب
- ۱۵۷۱۹ - خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب
- ۱۵۷۲۷ - ملک عبدالمجید خانصاحب
- ۱۵۷۴۹ - چوہدری رشید احمد صاحب
- ۱۵۷۶۴ - صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب
- ۱۵۷۶۷ - ایم۔ اے لطیف خانصاحب
- ۱۵۷۷۲ - احسن بیگ صاحب
- ۱۵۷۸۹ - مرزا عبداللطیف صاحب
- ۱۵۷۹۰ - بشیر احمد خانصاحب
- ۱۵۸۰۵ - مسٹر این۔ ایم خانصاحب
- ۱۵۸۱۴ - راجہ محمد زمان خانصاحب
- ۱۵۸۱۹ - عبدالمجید خان صاحب
- ۱۵۸۲۳ - ماسٹر رحمت اللہ صاحب
- ۱۵۸۲۵ - سید عابد حسین صاحب
- ۱۵۸۲۹ - نصیر احمد خانصاحب
- ۱۵۸۳۱ - ڈاکٹر شرافت احمد صاحب
- ۱۵۸۳۲ - ماسٹر حسین بخش صاحب
- ۱۵۸۳۷ - سیٹھ کریم بھائی صاحب
- ۱۵۸۴۰ - حشمت علی صاحب
- ۱۵۸۴۴ - مرزا بشیر احمد صاحب
- ۱۵۸۵۱ - نصیر احمد صاحب
- ۱۵۸۵۳ - عبداللطیف احمد صاحب
- ۱۵۸۶۱ - اہلیہ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب
- ۱۵۸۷۸ - عبدالمجید خانصاحب
- ۱۵۸۹۵ - مسٹر شکیل احمد صاحب
- ۱۵۸۹۷ - جماعت احمدیہ شاہپور
- ۱۵۹۱۴ - اے۔ ایل قریشی صاحب
- ۱۵۹۱۸ - فقیر سلطان صاحب
- ۱۵۹۲۱ - شیخ محمد حسین صاحب
- ۱۵۹۲۳ - لائبریری انجمن احمدیہ
- ۱۵۹۲۴ - فیض محمد صاحب
- ۱۵۹۲۵ - عالم خاں صاحب
- ۱۵۹۳۶ - فتح محمد احمد صاحب
- ۱۵۹۴۷ - محمد لطیف صاحب
- ۱۵۹۵۱ - منشی غلام محمد صاحب
- ۱۵۹۵۵ - قاضی عبدالقادر صاحب
- ۱۵۹۵۹ - شیخ نورالدین صاحب
- ۱۵۹۶۰ - سیف اللہ خانصاحب
- ۱۵۹۶۱ - آر۔ کے ملک صاحب
- ۱۵۹۷۱ - ڈاکٹر اے بٹ صاحب
- ۱۵۹۷۲ - ماسٹر امیر عالم صاحب
- ۱۵۹۷۳ - چوہدری محمد عبداللہ صاحب
- ۱۵۹۷۶ - سردار احمد صاحب
- ۱۵۹۷۷ - نصیر الدین احمد صاحب
- ۱۵۹۷۸ - محمد عبید اللہ صاحب
- ۱۵۹۷۹ - سید غلام ابراہیم صاحب